97327 ـ اے ٹی ایم مشین تیار کرنے والی فیکٹری میں کام کرنے کا حکم

سوال

اے ٹی ایم مشین تیار کرنے والی فیکٹری میں کام کرنے کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ مشین سودی کاروبار کرنے والا بنك خریدےگا یا غیر سودی کاروبار کرنے والا، اگرچہ ملك میں اکثر سودی بنك ہی ہیں میں خود تو مشین تیار نہیں کرتا، لیکن اسی فیکٹری میں ملازمت کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر یہ آلات اور مشینیں سودی کاروبار اور سودی قرضے لینے یا دینے میں استعمال کی جاتی ہیں تو پھر یہ مشینیں تیار کرنا اور انہیں ایسے افراد کو فروخت کرنا جن کے بارہ میں معلوم ہو جائے کہ یہ سود میں استعمال کرینگے جائز نہیں.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو، یقینا اللہ تعالی بہت شدید سزا دینے والا ہے المآئدة (2).

اور یہ آلات اور مشین سودی بنك کے لیے تیار کرنا اور اسے فروخت کرنا بنك کے ساتھ اس سود جیسے کبیرہ گناہ میں معاونت ہے، اس گناہ میں اتنی شدید وعید آئی ہے جو کسی اور گناہ میں نہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کی رسول کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ البقرة (278 ـ 279).

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور سود کی گواہی دینے والے

دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ہے:

" سود کا ایك درہم کوئی شخص کھائے اور اسے علم ہو تو یہ اللہ تعالی کے ہاں چھتیس زنا سے بھی زیادہ شدید ہے "

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3375) میں صحیح قرار دیا ہے.

لیکن یہ مشین اسلامی بنکوں کے لیے یا پھر سودی بنك کے لیے تیار کرنی اور فروخت کرنی جو اسے سودی کاروبار اور اعمال میں استعمال نہ کرتا ہو، بلکہ اسے مباح اور جائز امور میں استعمال کرے مثلا رقم لینے، یا بل وغیرہ جمع کروانے کے لیے، تو پھر اس کے لیے تیار کرنے اور فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ سودی بنك ہی ہو، کیونکہ مباح امور میں سودی بنك کے ساتھ لین دین کرنے مثلا خرید و فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کا سود کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کے ساتھ لین دین اور خرید و فروخت کیا کرتے تھے، حالانکہ یہودي سود خور ہیں مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39661) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور اگر شك ہو کہ مشین کا خریدار بنك اسے کیسا استعمال کریگا، تو اس حالت میں ظن غالب کے اعتبار سے عمل کیا جائے، اگر تو ظن غالب یہ ہو کہ وہ حرام لین دین میں استعمال کریگا، تو پھر اس حالت میں اس کے لیے تیار اور فروخت کرنی حرام ہے، اوراگر ظن غالب یہ ہو کہ وہ اسے مباح اور جائز امور میں استعمال کریگا تو پھر اس کے لیے تیار کرنا اور فروخت کرنا مباح ہے.

واللہ اعلم .